ڈاکٹر وسیم صدیقی
10/8 Road North, Ahmadi, Kuwait

افسانہ

جاگو بھولے ناتھ

جاگو بھولے ناتھ جاگو پرتھوی پر بڑا پاپ ہو رہا ہے۔ یہ آواز زورآور سنگھ کے گیٹ کے پاس بنے ہوئے بھولے ناتھ کے ایک چھوٹے سے مندر سے اکثر و بیشتر آدھی رات کے قریب آتی تھی۔ اس آواز میں بلا کا درد اور فریاد تھی لگتا تھا کوئی زمانہ کا ستایا ہوا آدمی بھولے ناتھ سے فریاد اور زمانہ کی شکایت کر رہا ہو۔

کہو جگا تم آ گئے۔ دھوتی کرتا پہنے ایک سفید پوش جیکٹ پہنے ہوئے ایک نوجوان سے مخاطب تھا۔ اب کے بہت دنوں کے بعد بلایا اب کی کس کو کھلاس کرنا ہے جگا نے اس سفید پوش سے پوچھا۔ سیٹھ مانک چند کو، وہی جن کی لال دروازہ کے پاس سیٹھ جیولرس کی دکان ہے۔ ہاں وہی، اب کی ۱۰ ہزار پڑیں گے۔ ٹھیک ہے سفید پوش تیار ہو گیا۔

تین روز کے بعد شہر کے سارے ہی اخباروں میں سیٹھ مانک چند کے قتل کی اطلاع تھی۔ مانک چند کی اُنکے گھر کے باہر ہی کسی نے ان کی گردن تیز دھار سے ریت دی تھی۔

اس روز جاگو بھولے ناتھ پرتھوی پر بڑا پاپ ہو رہا ہے۔ کی آواز میں بڑا ہی درد تھا۔

جگا آج میں نے تم کو ایک بہت ضروری کام سے بلوایا ہے، تمہیں ایک سانپ کے بچے کا سر کچلنا ہوگا۔ صاحب میں نے آج تک سانپ کیا چوہا بھی نہیں مارا ہے۔ آپ تو جانتے ہیں اپن صرف آدمی کو مارتا ہے۔

جگا تو مذاق بہت کرنے لگا ہے تجھے معلوم ہے مجھے بے وقت کا مذاق نہیں پسند۔ اچھا بتاؤ کس کو مارنا ہے جگا اب سنجیدہ ہو گیا تھا، راہل کو مارنا ہے۔ راہل تو آپ کے مرے ہوئے بھائی کا بچہ ہے، کیا جائداد کا چکر ہے جگا نے پوچھا۔ اس سے پہلے تو تو نے اس طرح کے سوالات نہیں کیئے تھے آج کیوں پوچھ رہا ہے۔ ٹھیک ہے تمہارا کام ہو جائے گا۔

اگلے روز اخباروں میں ہرداس جی کے ۵ سالہ بھتیجے کے قتل کی خبر تھی۔

کسی نے اس کو بہت بے دردی سے گلا گھونٹ کر مار دیا تھا۔

جاگو بھولے ناتھ زمیں پر بڑا پاپ ہو رہا ہے۔ آج مندر سے کافی دیر تک یہی صدائیں آتی رہیں۔

جگا آج کل تو خوب کمائی کر رہا ہے، کروڑ پتی کروڑی مل اُس سے پوچھ رہا تھا۔ کروڑی مل کا جواب جگا نے دانت پھاڑ کر ہی ہی کر کے دیا تھا۔

کروڑی مل نے ایک فوٹو نکال کر جگا کی طرف بڑھا دیا تھا۔ یہ ایک نوجوان عورت کی تصویر تھی۔ اسکا پتہ فوٹو کے پیچھے لکھا ہوا ہے کروڑی مل نے جگا سے کہا۔ کیا آج ہی کھلاس کرنا ہے نہیں کوئی جلدی نہیں لیکن ہفتہ دو ہفتہ میں یہ کام ہو جانا چاہئے۔

شام ہو رہی تھی اور جگا اس فوٹو کے پیچھے لکھے پتہ پر آ گیا تھا۔ اب وہ ایک مکان کے پھاٹک کے پاس کھڑا تھا۔ اب وہ دوبارا فوٹو کو غور سے دیکھ رہا تھا۔ دیکھنے میں تو سیدھی لگتی ہے کہیں اس کو دیکھا ہے، کون ہے یہ وہ فوٹو کو گھورتا رہا۔ یہ سویتا لگتی ہے۔ اس کے دماغ میں ایک دم سے جھناکا ہوا۔ وہ فوٹو ایک نوعمر ۱۵-۱۴ سال کی لڑکی میں بدل چکی تھی سویتا اس کے قصبے میں اس کے پڑوس میں رہتی تھی۔ ہیرالال جی کی بیٹی اپنے کئی بہن بھائیوں میں وہ سب سے بڑی تھی وہ اور سویتا بچپن سے ایک ساتھ بڑے ہوئے تھے اور جب وہ گھر سے بھاگا تھا تو سویتا نے دسویں کا امتحان پاس کر لیا تھا۔ وہ سویتا کے بارے میں سوچنے لگا۔ کتنے اچھے دوست تھے وہ دونوں۔ وہ سویتا سے دو درجہ آگے تھا اور سویتا کی پڑھائی میں مدد بھی کرتا تھا۔ پھر وہ کتنی بری صحبت میں پڑ گیا تھا۔ چھوٹی سی عمر میں جوا اور سگریٹ کی لت لگ گئی تھی۔ سویتا اُسے بگڑتے دیکھتی رہی اور سمجھانے کی کوشش

بھی کرتی رہی۔ لیکن سب بے کار، پھر وہ گھر سے بھاگ گیا تھا۔ پہلے وہ چوری کرتا تھا پھر رہزنی اور اب وہ ایک پیشہ ور قاتل۔ پتہ نہیں اب تک وہ کتنوں کو موت کے گھاٹ اُتار چکا تھا۔ کتنی بھیانک اور پاپ کی زندگی وہ گزار رہا ہے اس نے سوچا۔ اُسنے کال بیل پر انگلی رکھ دی تھی تھوڑی ہی دیر میں جیتی جاگتی سویتا اس کے سامنے کھڑی تھی اور سوالیہ نگاہوں سے اسے دیکھ رہی تھی۔

آپ سویتا ہیں نا اُس نے پوچھا تھا۔ جی ہاں لیکن آپ، آپ نے مجھے پہچانا نہیں میں آپ کا بچپن کا ساتھی جگدیش ہوں۔ وہی جگدیش جو بچپن میں اپنے گھر سے بھاگ گیا تھا۔ سویتا اب بھی اسے گھور رہی تھی پھر جیسے چونک کر بولی جگدیش تم کہاں چلے گئے تھے۔ تم نے اپنے گھر والوں کو کتنا پریشان کیا۔ آؤ آؤ اندر آؤ۔ اب وہ دونوں ڈرائنگ روم میں بیٹھ گئے تھے۔ تم کیسی ہو وہ اب سویتا سے پوچھ رہا تھا بس ٹھیک ہوں تم بتاؤ کہاں چلے گئے تھے کیا کرتے ہو اب میرا گھر تمہیں کیسے پتہ چلا۔ سویتا نے کئی سوال ایک ساتھ کر دئے تھے۔ بس ایک روز ادھر سے گزر رہا تھا تمہیں گھر میں داخل ہوتے دیکھا شبہ ہوا تم سویتا ہو بس آج آ گیا جگا یعنی جگدیش نے اس کے آخری سوال کا جواب دیا تھا، اور بتاؤ تمہارے پتی پرمیشور کہاں ہیں کیا کرتے ہیں۔ آنند کمپلیکس کے مینیجنگ ڈائریکٹر تھے۔ اب نہیں ہیں۔

کیا ہوا تھا؟

شادی کے دوسرے ہی سال چھوڑ گئے۔

کہاں گئے، اوپر پرلوک میں

اوہ بڑا افسوس ہوا۔ کیسے کیا ہوا تھا

شملہ لے کر گھومنے گئے تھے ٹھنڈ لگ گئی نمونیا ہو گیا تھا

ارے جوان موت۔ جگا نے پھر افسوس ظاہر کیا تھا۔

نہیں۔ اُنہوں نے نوکری سے ریٹائرمنٹ کے بعد مجھ سے شادی کی تھی۔ ویسے کوئی پریشانی نہیں ہے وہ ایک بڑا سا گھر اور خاصی جائداد چھوڑ گئے تھے۔

دیکھو جگدیش یہ ہماری چوتھی ملاقات ہے لیکن تم نے اپنے بارے میں کچھ نہیں بتایا۔ سویتا جگا سے پوچھ رہی تھی۔

کیا کرو گی پوچھ کر کتنی پاپ کی زندگی گزار رہا تھا۔

کاش میں گھر سے نہیں بھاگتا، جگا ایک ٹھنڈی سانس لے کر بولا۔

سویتا سوچنے لگی۔ یہ بچپن میں بری صحبت میں پڑ گیا اور پھر گھر سے بھاگنے کے بعد اور زمانہ کے دھکے کھانے کے بعد ہی مجرمانہ زندگی اختیار کی ہوگی اسکو کبھی کوئی سمجھانے والا نہیں ملا ہوگا ورنہ یہ آج ایسا نہیں ہوتا۔ یہ اب بھی ایک اچھا انسان بن سکتا ہے لیکن اس کو سمجھائے کون۔

اب جگا اور سویتا روز ہی ملتے تھے۔ جگا سویتا کے گھر آ جاتا تھا اور پھر دونوں گھنٹوں باتیں کیا کرتے تھے۔ جگا اپنی مجرمانہ زندگی کا رونا رویا کرتا تھا لیکن سویتا کو اُسنے یہ نہیں بتایا کی وہ پیشہ ور قاتل بن گیا۔ سویتا سوچتی تھی کہ وہ جگدیش کو سہارا دے سکتی ہے اس سے شادی کر کے۔ آخر کو وہ بچپن میں جگدیش کو پسند ہی کرتی تھی۔ اور ایک دن اُسنے جگدیش کے سامنے شادی کا پروپوزل رکھ دیا۔ جگدیش بولا سویتا ایسا کر کے تم مجھ پر احسان کرو گی مگر میں تمہارے لائق ہرگز نہیں ہوں۔

سویتا نے ناشتہ وغیرہ کیا پھر ڈرائنگ روم میں آ کر بیٹھ گئی۔ وہ جگدیش کا انتظار کر رہی تھی آج اُس نے جگدیش کے ساتھ ارم پنچل جانے کا پروگرام بنایا تھا۔ ارم پنچل شہر سے پچاس کلومیٹر دور ایک خوبصورت پہاڑی علاقہ تھا اور سویتا کو بیحد پسند تھا۔ وہ صوفے پر بیٹھی جگدیش کے خیالوں میں گم تھی تب ہی جگدیش آ گیا۔ وہ دونوں ارم پنچل کے لئے نکل گئے۔

جگدیش نے راستہ میں ایک کوٹھی کے سامنے گاڑی روکی اور سویتا سے بولا وہ یہیں کار میں اسکا انتظار کرے وہ ایک منٹ میں واپس آتا ہے۔ جگدیش کو آنے میں تھوڑی دیر لگی وہ کچھ پریشان سا بھی لگ رہا تھا۔ یہ تو لالہ کروڑی مل کی کوٹھی ہے سویتا نے اس سے پوچھا، ہاں لیکن تم اسے کیسے جانتی ہو جگدیش چونکا تھا۔ لالہ کروڑی مل میرے شوہر کا دوست تھا ان کے انتقال کے بعد مجھ سے شادی کرنا چاہتا تھا۔ میرے انکار کرنے کے بعد اب مجھے مار ڈالنے کی دھمکی دے رہا ہے۔ نہیں اب وہ تمہارا کچھ

نہیں کر سکتا جگدیش بڑبڑایا تھا۔

وہ دونوں ارم پنچل پہنچ گئے تھے ایک دوسرے میں کھوئے ہوئے ادھر سے ادھر گھومتے رہے کبھی ایک پہاڑی پر کبھی دوسری پہاڑی پر۔

سویتا تم صبح سے گھوم رہی ہو تھکی نہیں۔ یہ جگہ مجھے بہت پسند ہے جگدیش۔ پھر جب تمہارا ساتھ ہو تو تھکنے کا کیا سوال۔

چلو جگدیش اُس اونچی والی پہاڑی پر چلتے ہیں وہاں سے سورج ڈوبتے ہوئے دیکھیں گے۔ اب دونوں اس پہاڑی کی طرف چل دئے تھے۔ سورج بھی اب ڈوبنے کے قریب تھا۔ جلدی چلو جگدیش سورج پہلے ڈوب جائے گا۔ تو مزا نہیں آئے گا۔ وہ دونوں اب پہاڑی کی چوٹی پر پہنچ چکے تھے۔ سورج اب آدھے سے زیادہ غروب ہو چکا تھا، دونوں ڈوبتے سورج کو دیکھتے رہے دیکھتے دیکھتے پورا سورج بہت دور زمیں میں دھنس گیا تھا۔ اور اس کے ساتھ ساتھ سویتا کا سورج بھی غروب ہو گیا۔ جگدیش نے پیچھے ہٹ کر ایک زوردار دھکا سویتا کو دیا تھا اور سویتا پتھروں سے ٹکراتی رگڑ کھاتی نیچے بہت گہری کھائی میں گر گئی تھی۔

اُس رات جاگو بھولے ناتھ جاگو پرتھوی پر بڑا پاپ ہو رہا ہے۔ کی آواز میں بلا کا درد اور فریاد تھی۔ اور جگدیش عرف جگا نشہ میں ڈوبا ہوا مسلسل جاگو بھولا ناتھ کی صدائیں لگا رہا تھا۔ آج محلّہ والوں نے یہ مانوس آواز کافی دنوں کے بعد سنی تھی۔ لیکن آج جیسا درد اس آواز میں پہلے کبھی نہیں تھا۔

جگدیش عرف جگا جو ہمیشہ مندر کے پھاٹک کے باہر پڑے پڑے جاگو بھولے ناتھ کی صدائیں لگاتا تھا آج زیادہ ہی بے سدھ تھا۔ اب وہ مندر کے پھاٹک کے اوپر لٹکے بڑے سے گھنٹے کو پکڑ کر لٹک گیا تھا اور اس کو پکڑ کر جھولنے لگا تھا اور وہ گھنٹہ جو صرف پجاریوں کی ہلکی سی جنبش کا عادی تھا جگا کے پورے بدن کا بوجھ نہیں سنبھال سکا اُسکی رسی ٹوٹ گئی تھی اور جگا کا سر مندر کے فرش سے ٹکرانے کے ساتھ ساتھ وہ گھنٹہ بھی اتنی زور سے اُسکے سر سے ٹکرایا کہ اس کے سر کا بھیجا باہر نکل پڑا تھا۔ جگا کو مرنے سے پہلے ایک بار چھٹپٹانے کا موقعہ بھی نہیں مل سکا تھا۔

بھولے ناتھ جاگ چکے تھے۔

●●●

لکھنوی مہمان نوازی کا اوّلین مرکز
ہوٹل میزبان انٹرنیشنل
جدید ترین سہولیات سے مزین
آپ کی خدمت کے لئے چشم براہ
۹۲۔ جی۔ بی۔ مارگ۔ لاٹوش روڈ، پرانا آر ٹی او آفس۔ لکھنؤ
رابطہ: 2202953, 2202954, 3093712